

## 229887-ایک خاتون کے تھائف کے تبادلے کے متعلق کچھ سوالات ہیں، اور کیا یہ حرام رشوت میں شامل ہوں گے؟

سوال

میں ایک سرکاری ادارے کی ملازمہ ہوں اور وہاں میری سیلیاں بھی ہیں، ہمارا آپس میں شادی بیاہ کے موقع پر یا ویسے ہی تھائف کا تبادلہ کرنے کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ ہم ان تھائف کا تبادلہ مفاضت پرستی میں نہیں کرتیں؛ کیونکہ ہم سب ایک ہی اسکیل کی ملازمہ ہیں کوئی بھی کسی کافر نہیں ہے، میں تھوڑی سی لٹکی مزاج ہوں اور ہر چیز میں بال کی کھال اتنا تھی ہوں، میں اس وقت رشوت اور تھفے میں فرق نہیں کر پا رہی۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ میں بھجی بھارا پسے ساتھ چاکلیٹ لاتی ہوں اور اپنے پورے ڈیپارٹمنٹ میں تقسیم کر دیتی ہوں، تو یہاں میں اپنی میجر کو بھی چاکلیٹ دوں؟ یا یہ جائز نہیں ہو گا؟ میرا یہ بھی سوال ہے کہ: میری والدہ تقریباً دو سال پہلے فوت ہو چکی ہیں، جس وقت میری والدہ اسپتال میں تھیں تو میں بھی اپنے ساتھ چاکلیٹ یا معمول وغیرہ لکھنے کے لیے لے آتی تھی، اور ایک بار میں نے زسون کو پیسے بھی تقسیم کیے تھے مقصود یہ تھا کہ نر زین میری والدہ کا بھر پور جیال رکھیں، اس وقت پیسے دیتے ہوئے ایک لمحے کے لیے بھی میرے ذہن میں ایسا نہیں آیا کہ یہ میں رشوت دے رہی ہوں، مجھے اب بہت افسوس ہو رہا ہے میں رشوت کی وجہ سے ملعون نہیں بننا چاہتی، اگر میں اس گناہ سے باز آ جاؤں، اور نادم ہو جاؤں تو پھر مجھے اس گناہ کی معافی کے لیے مزید کیا کرنا ہو گا؟ کیا سابقہ دو سالوں کے روزے اور نمازوں پر بھی اس کے منفی اثرات رونما ہوں گے؟

پسندیدہ جواب

اول:

تھائف کا تبادلہ مسحیہ عمل ہے اس سے دلوں کا باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے اور اسلامی بھائی چارہ پروان چڑھتا ہے۔

جب کہ رشوت حرام ہے اس کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے ظلم اور دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے، اس سے خود پسندی اور انانیت پروان چڑھتی ہے۔

چنانچہ دونوں چیزوں میں فرق بالکل واضح ہے کہ: انسان تھفے کسی کو محبت کی وجہ سے دیتا ہے جبکہ رشوت کسی کو دیتے ہوئے انسان ایسی چیز حاصل کرنا چاہتا ہے جس کا وہ سرے سے خدار ہی نہیں ہے، یا اپنے ذمے کسی حق کو ساقط کرنا چاہتا ہے۔

جبکہ ملازمین کے آپس میں تھائف کے تبادلے کے بارے میں یہ ہے کہ: اگر یہ ملازم کے پاس بڑا منصب ہونے کی وجہ سے ہے، یا یہ کہ وہ میجر اور قاضی ہے تو پھر یہ ہدیہ حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے؛ کیونکہ اس طرح میجر یا قاضی تھنڈ دینے والے اس شخص کی طرف مائل ہو سکتا ہے، جس کی وجہ سے طرفداری کرتے ہوئے اسے وہ کچھ دے سکتا ہے جس کا وہ خدار نہیں ہے۔

اس بنا پر: ملازم کی طرف سے اپنی سیلیوں کو دیا جانے والا تھنڈ، گھنٹ ہے، رشوت نہیں ہے؛ کیونکہ اس تھفے کی وجہ باہمی دوستی اور محبت ہے، بھرجے آپ نے تھنڈ دیا ہے اس کے پاس کوئی اختیار بھی نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ وہ آپ کی غلط طرفداری نہ کرنے لگے۔

جبکہ افسر اور میجر کو تھنڈ رشوت یا ذریعہ رشوت قرار پاتے گا، کیونکہ افسر اپنے ماتحت ملازمین کا سر برآہ ہوتا ہے، اور اس کی وجہ سے افسر کے بعض فیصلوں میں طرفداری کا عضور شامل ہو سکتا ہے، اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (139393) کا جواب ملاحظہ کریں۔

البتہ چاکلیٹ جیسی معمولی چیزوں کا تبادلہ تو اسے لوگ عام سی بات سمجھتے ہیں اور اسے رشوت قرار نہیں دیتے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب دفتر کے تمام ملازمین کو دی جائے، میجر کو خصوصی طور پر زیادہ نہ دیا جائے۔ دوسرا طرف یہ بات بھی بالکل غیر مناسب ہو گی کہ جب کوئی چیز سب کو دی جائے اور میجر کو نہ دی جائے!!

دوم:

نہ یا معاون کو مریض کی جانب سے یا مریض کے لواحقین کی جانب سے تختہ دینا مناسب نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے نہ اس مریض کا خیال دوسروں سے زیادہ رکھے گی جس سے دوسروں کی حق تلفی ہو گی، اور بسا اوقات اس کا یہ نتیجہ بھی نکل سکتا ہے کہ نہ اپنی ذمہ داری کے لیے اس وقت تک تیار ہی نہ ہو جب تک اس کی بیب گرم نہ کی جائے۔

لیکن یہاں بھی چاکلیٹ جیسی معمولی چیزوں کی گنجائش رہے گی کیونکہ لوگ عام طور پر ان چیزوں کو بالکل معمولی سمجھتے ہیں۔

شیع ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:  
علاج مکمل ہونے کے بعد معاون کو تختہ دینے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ شرعی طور پر جائز ہے؟ یا حرام ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر معاون سرکاری اسپتال میں ہے تو پھر اسے کچھ نہیں دینا چاہیے، لیکن اگر تختہ علاج مکمل ہونے کے بعد دیا، مریض کے گھر جاتے ہوئے پیشی و عدے کے بغیر تختہ دیا، اور اس میں کسی قسم کا کوئی مطلب بھی نہیں تھا تو ان شاء اللہ اسے میں حرج نہیں ہو گا۔ تاہم یہ بھی نہ دیں تو زیادہ محتاط عمل ہے، چاہے گھر جاتے ہوئے دیں تب بھی نہ دینا زیادہ محتاط عمل ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ قلبی طور پر آپ کی طرف مائل ہو جائے گا، اور ممکن ہے کہ تختہ دینے والے مریض کا خصوصی طور پر خیال رکھے اور دوسروں کی طرف توجہ نہ دے۔ تو میری رائے یہی ہے کہ سذرائی کے طور پر علاج مکمل ہونے کے بعد بھی کچھ نہ دے، اس طرح جیلے بہانوں کا دروازہ بھی بند رہے گا۔ چنانچہ معاون کو کچھ نہ دے، ہاں اسے دعائیں دے، اس کی کامیابی اور معاونت کی دعا کرے۔ اور اسے کہ دے: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے فوازے۔ یہ بھی کہ دے کہ: ہم آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے مکمل اعانت اور کامیابی کے لیے دعا گو ہیں۔ یا اسی طرح کا کوئی اور اچھا جملہ کہ دے۔" ختم شد

"نور علی الرب" (380/19-381)

ہم اپنی ویب سائٹ پر پہلے یہ بیان کر لے چکے ہیں کہ ملازمین کو ان کی ملازمت کی وجہ سے تھائف دینا جائز نہیں ہے، تفصیلات کے لیے سوال نمبر: (83590) کا مطالعہ کریں۔

بھی کوئی مسلمان حرام کام کا ارتکاب ان جانے میں کر لے کہ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ کام حرام ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا، اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:  
**[وَلَئِنْ عَلِمْتُمْ جَنَاحَ فِيهَا أَطْهَاثَمْ ۝ وَلَكِنْ نَا تَحْدِثُ مُلْبَثَمْ وَكَانَ اللَّهُ عَظُُورًا رَّحِيمًا]**

ترجمہ: جو کام تم غلطی سے کریٹھو تو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، البتہ جن کاموں کو ہمارا کرو تو اس کا گناہ ہو گا، اور اللہ بخششے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ [الاحزاب: 5]

کسی کام کے حرام ہونے کا علم نہ ہو تو اس شخص نے یہ کام عمدگناہ سمجھ کر نہیں کیا۔ نیزاں کا آپ کی سابقہ نمازوں اور روزوں پر کوئی منفی اثر نہیں ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

**[فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ فَأَنْشَى فَرِيدَنَا سَلَفَتْ وَأَمْرَهُ لِلَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَخْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ]**

ترجمہ: پس جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت آئی اور اس نے گناہ پھوڑ دیا، تو سابقہ جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے، اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ لیکن جو نصیحت کے بعد دوبارہ پھر گناہ کرے تو یہی لوگ جسم والے میں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ [البرہة: 275]

یہاں یہ بات بھی ذہن نہیں رہے کہ آپ کے سوال میں مذکور چیزوں کا آپ کی نماز، روزہ اور زکاۃ وغیرہ جیسی نیکیوں اور عبادات سے کوئی تعلق نہیں ہے، چاہے آپ کی جانب سے یہ کام جائز صورت میں ہوا ہو یا حرام صورت میں۔ چنانچہ آپ نے جو کوئی بھی نیکی کی ہو گئی اس نیکی کو کوئی گناہ یا خطاب خراب نہیں کر سکتا، تو اگر وہ غلطی اور گناہ آپ نے کیا ہی ایسی حالت میں تھا جب آپ کو علم ہی نہیں تھا کہ یہ کام غلط ہے تو وہ آپ کی نیکی پر منفی اثر انداز کیسے ہو سکتا ہے؟ اور اگر وہ کام حقیقت میں ہو جی مباح اور جائز اس میں کسی قسم کی غلطی نہ ہو تو وہ کیسے اس نیکی کو بر باد کر سکتا ہے؟

ہم آپ کو سب سے اہم جو نصیحت کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ اس قسم کے شکلی خیالات اور مزاج کی طرف بالکل بھی دھیان نہ دیں، اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگیں، اور ان کی جانب بالکل توجہ نہ دیں۔ اگر یہ خیالات آپ کے ذہن میں پیٹھ لگئے تو ممکن ہے کہ یہ شکلی مزاج آپ کے دین اور آخرت سب کو بر باد کر دیں۔

وسوسوں کے علاج کے متعلق ہماری ویب سائٹ پر بہت سے جوابات موجود ہیں آپ ان کا مطالعہ کریں اور ان میں موجود نصیحتوں پر عمل کریں، ہم آپ کو یہ بھی مشورہ دیں گے کہ آپ کسی معتبر باہر معاون سے بھی رابطہ کریں؛ کیونکہ روحانی ایمانی اور معرفت پر بنی علان کے ساتھ طبی اور مادی علاج یجا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس سے اللہ کے حکم سے علاج کے رفتار میں تیزی آتی ہے، اس طرح آپ کے اعصاب و سوسوں کے تناوے سے بھی باہر نکل آئیں گے۔

واللہ اعلم